نظرات

دور نہ جایئے صرف پچاس سال پہلے ہی کی مدت طے کر لیجئے، یعنی پچاس سال پہلے یہ تصور کرنا بھی محال تھا کہ پچاس سال بعد کے انسان کو اپنی ضروریات زندگی کے حصول کے لئے کیا کیا تگ و دو کرنی پڑے گی، کس قدر اس کے لئے دنیا چھوٹی ہو جائے گی۔ اور جو انسان سائنسی ایجادات کے چکر میں ایسا جا پھنسے گا کہ وہ اس میں سے پھر نکلنا بھی چاہے گا تو نہ نکل سکے گا۔ اور پھر وہ اس قدر پریشان و افسردہ حال ہو جائے گا کہ اسے سکون و راحت آرام و آسائش کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے پڑیں گے، اور اس کے باوجود بھی اسے یہ میسر نہ ہو سکے گا۔ آرام و آسائش سائنسی دور کے انسان کے لئے معدوم ہو کر رہ جائے گا۔ یہ کس قدر المیہ ہے جبکہ سائنس والوں کا یہ کہنا تھا کہ نت نئی ایجادات سے انسان کو آرام و راحت نصیب ہوگا اور ان سب ایجادات سے انسانوں ہی کو فائدہ پہنچے گا۔ اور ایجادات صحیح معنوں میں انسانوں ہی کے لئے ہوں گی۔

اللہ رب العالمین نے انسانوں کو پیدا کیا تو ان کی ضرورت کے لئے دنیا میں ہر چیز پیدا کی جیسے جیسے اللہ اپنے بندوں کو پیدا کرتا رہا ویسے ویسے ہی ان کے لئے دنیا میں ضرورت کی چیزیں مہیا کرتا رہا ویسے ویسے ہی ان کے لئے دنیا میں ضرورت کی چیزیں مہیا کرتا رہا۔ پانی اور ہوا جو انسانوں کی زندگی کے لئے ضروری اور لازمی بنائی اسے اللہ تعالیٰ نے وافر مقدار میں مہیا کیا لیکن یہ انسان کی بدبختی نہیں تو اور کیا ہے اسی پانی و ہوا کو اس نے اپنی ایجادات کے چکر میں پڑ کر ایسا غلیظ و گندہ کر دیا ہے کہ اب ہوا و پانی کی غلاظت سے انسان کئی کئی معلوم و نامعلوم بیماریوں میں مبتلا ہو گیا اور جگہ جگہ اسپتال اور ڈاکٹروں کی بھرمار کے باوجود بھی انسان تڑپتا ہوا مرتا ہے۔ شفایابی کے بجائے اسے طرح طرح کی دیگر بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ اور پھر وہ افسوس اور ہائے ہائے کرتے ہوئے اپنی سائنسی ایجادات کو مضرت رساں قرار دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

آج پوری دنیا میں اخلاقی گراوٹ انتہا پر پہنچ چکی ہے جس کی وجہ سے انسان میں ہمدردی ایکدوسرے کے ساتھ اچھا اور بہترین سلوک مفقود ہو چکا ہے۔ ہر شخص خودغرض مفاد پرست بنا ہوا ہے۔ قدم قدم پر رشوت ستانی اور مہنگائی کا انسانوں کو سامنا ہے۔ حیا و شرم کا فقدان بے حیائی و فحاشی کا دور دورہ ہے بلکہ فحاشی و بے حیائی تو اپنی حدوں سے بھی تجاوز کر چکی ہے رشتوں و رتبوں اور درجوں کی بھی اب پرواہ نہیں رہی ہے چھوٹے بڑے کی تمیز ختم ہو چکی ہے اور اس ضمن میں بعض خبریں تو ایسی سنائی دیتی ہیں کہ انسان انھیں سن کر متحیر ہو جاتا ہے اور وہ آہیں بھرتا ہوا دل ہی دل میں کڑھتا ہے کہ کاش! ایسی خبریں سننے کے لئے کان نہ ہوتے اور ایسے ایسے فحاشی کے مناظر دیکھنے کے لئے آنکھیں بھی نہ ہوتیں۔ پاکیزہ رشتے بھی انسان کی اپنی ایجاد کردہ چیزوں کے بھنور میں آکر ملیامیٹ ہو چکے ہیں۔

اللہ پاک فرماتا ہے: "اے محمدؐ! ان سے کہو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں تم پر تمہارے رب نے کیا پابندیاں عائد کی ہیں — یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں ان کو بھی دیں گے۔ بے شرمی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ، خواہ وہ کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی۔ اور کسی جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے ہلاک نہ کرو، مگر حق کے ساتھ۔"

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کا سائنسی انسان ان تمام باتوں کے مغائر اپنی زندگی گذار رہا ہے۔ وہ نس بندی کے ذریعہ اولاد کے قتل کا مرتکب ہو رہا ہے وہ اپنی ایجادات کو خدائی درجہ دیکر شرک کا مجرم بنا ہوا ہے۔ وہ بے حیائی و بے شرمی کا چلن عام کئے ہوئے ہے۔ اور انسان کو انسان قتل کر رہا ہے۔ ذرا ذراسی بات پر انسان کا قتل انسان کے ہاتھوں آج عام بات بن چکی ہے۔ ان سب باتوں کی موجودگی میں آج کا انسان اپنے لئے دنیا میں جنت بنانے کے بجائے جہنم بنا بیٹھا ہے۔ دنیا میں اس نے خود ہی اپنے لئے جہنم بنا ڈالی اور آخرت میں اسے اللہ تعالیٰ اس کے اپنے اعمال کے صلہ میں کیا دیتا ہے واللہ اعلم!

ایک طرف دنیا میں ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ شروع ہے طرح طرح کے خطرناک تجربے ہو رہے ہیں۔ ان تجربوں کی بدولت جو اس میں سے گیس نکلتی ہے جس سے ہوائیں آلودہ ہو کر انسانوں کے

اندر سانسوں کے ذریعہ داخل و خارج ہوتی ہیں۔ اس سے ہر انسان دکھی ہے مگر مجبور ہے اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جائے۔ آبادیوں میں کاروباری ادارے کھل چکے ہیں کارخانے بنائے جارہے ہیں۔ اس سے یہ ہوا کہ انسان دو پل آرام بھی نہیں کرسکتا اسے سکھ کا سانس لینا ہی مشکل ہوگیا ہے۔ محلوں محلوں گلیوں گلیوں میں گندگی کے ڈھیر ہو گئے ہیں۔ طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں مگر ارباب حل و عقد اس طرف جو انسان کی زندگی و بقا کے لئے بہت ضروری ہیں اپنی توجہ ہی مبذول کرنے کی زحمت گوارہ نہیں کرتے ہیں۔ انسان کی بہتر زندگی ہو بہترین طریقہ سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی تربیت و پرورش کرنے کے مواقع بہم ہوں لاسے اس کے پڑے ہوئے ہیں۔ سب کا موقع پہلے بہتر ہوگا انسان کے لئے کر وہ اس طرف اوّل فرصت میں غور و خوض اور عملی کارروائی کرے کیونکہ یہ انسانیت کے لئے ضروری ہے نسل انسانی کی صحیح و بہتر افزائش کے لئے بہت ہی اہم ضروری ہے۔

اللہ پاک ہندوستان کی مسلم لیڈرشپ کو عقل سلیم عطا کرے اور اسے ایسی تمیز و سمجھ بھی عنایت فرمائے کہ وہ اپنے کردار و عمل کے نتیجہ میں اچھے یا برے انجام سے باخبر ہوسکے۔ اس میں خلوص اور قومی مفاد کو ہر حالت میں ترجیح دینے کی تڑپ و امنگ پیدا فرمائے اور اپنے ذاتی مفاد و اغراض سے انھیں نجات دلائے۔ اور ان کی طبیعت میں اس سلسلے میں انقباض پیدا فرمائے۔ تاکہ ہندوستانی مسلمان ہندوستان میں اپنے لئے مشکل حالات کے سامنے سے بچ جائیں اور وہ تمام تر خوش اسلوبی اور سکون و طمینان کے ساتھ دین و مذہب پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے بال بچوں کی باسانی پرورش و تربیت کرسکیں۔ اور آنے والی نسلوں کے لئے کچھ ایسی بات پیدا کرجائیں کہ انھیں زمین ہند میں رہتے ہوئے فخر و انبساط اور سکون و راحت نصیب ہوسکے۔

سیاسی رہنماؤں اور حکمراں طبقوں میں آجکل ایکدوسرے پر الزامات لگانے کی جو ہوڑ لگی ہوئی ہے اسے دیکھتے ہوئے مستقبل کے ہندوستان کے سیاسی رہنماؤں کے بارے میں عجیب و غریب خدشات دل و دماغ میں پیدا ہونا قدرتی امر ہے۔ ابھی حال ہی میں مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ عبدالرحمن انتولے نے اپنی پارٹی کے ہی وزیر اعلیٰ جو مہاراشٹر میں آجکل ہیں اور جن کا نام گرامی جناب شرد پوار ہیں پر بڑے